شاہ ولی اللہؒ اور سید مودودیؒ کے سیاسی افکار کا تجزیاتی مطالعہ

(تحقیقی مقالہ برائے ایم فل، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب)

سیشن:2018-2015

مقالہ نگار

آفتاب احمد

15001308002

نگران

ڈاکٹر حمیرا احمد

اسسٹنٹ پروفیسر

یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتساب

اپنے والدین، اساتذہ اور احباب کے نام!

جن کی محبت، شفقت، اخلاص اور توجہ نے جادہ علم و حکمت کا راہی بنایا

فجزاهم الله جزاء حسنا

اظہار تشکر

سب سے پہلے اس ذات اقدس کا حمد و ثنا کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں جو رحیم و کریم، علیم و خبیر اور رب العالمین ہے جس کے کرم اور اس کی توفیق و مہربانی سے یہ مقالہ اپنی تکمیل کو پہنچا۔لاکھوں کروڑوں درود و سلام اس سید المرسلین اور رحمۃ للعالمین پر جس کی زندگی ہمارے لیے رشد و ہدایت کا عملی نمونہ ہے اور جس پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید ہمارے لیے ضابطہ حیات اور مشعل راہ ہے ۔اس کے بعد اپنے معزز و محترم اساتذہ کرام کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے فکری، علمی، عملی، تحقیقی غرض ہر حوالے سے میری رہنمائی فرمائی، خصوصا اپنے نہایت ہی محسن، مربی و معلم ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جن کی محبت، شفقت اور اخلاص نے مجھے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت عطا کی۔اپنے بھائیوں ، بہنوں ،اور تمام دوست واحباب کا بے حد شکر گزار ہوں جنھوں نے میرے ساتھ تعاون کیا اور جن کی دعائیں میرے ساتھ شامل حال رہیں۔

ناانصافی ہوگی اگر میں اپنے احباب امین اللہ خان، وحید الرحمٰن،ارباب منظور علی منصوری اور حسن البناء شبر کا ذکر نہ کروں کیونکہ ان کے حوصلہ افزاء رویوں نے ہمیشہ حالات کی تاریکی میں جلا بخشی اور زندگی کے بحر کاہل میں کچھ لہریں بپا کیں جو اس مرحلے تک پہنچنے میں پیش خیمہ ثابت ہوئیں۔

بارك الله في علمهم و عمرهم و اهلهم وجزاهم الله خيرا

ہمیں اپنے رب سے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس محنت اور کاوش کو ہمارے لیے ذخیرہ آخرت اور مسلمانوں کے لیے رہنمائی و ہدایت کا ذریعہ بنائے گا۔

افتاب احمد

حلف نامہ

میں یہ حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ مقالہ بعنوان: (**شاہ ولی اللہؒ اور سید مودودیؒ کے سیاسی افکار کا تجزیاتی مطالعہ**)برائے حصول سند ایم فل اسلامی فکر و تہذیب، خود تحریر کیا ہے۔ دوران تحقیق میں نے حوالہ جات کا پورا اہتمام کیا ہے، نیز اس سے پہلے کسی یونیورسٹی یا ادارے میں یہ مقالہ برائے حصول سند یا کسی اور مقصد کے لیے پیش نہیں کیا گیا۔

آفتاب احمد

15001308002

شعبہ اسلامی فکر و تہذیب

یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتی ہوں کہ **افتاب احمد** نے مقالہ بعنوان: (**شاہ ولی اللہؒ اور سید مودودیؒ کے سیاسی افکار کا تقابلی مطالعہ**) برائے حصول سند ایم فل اسلامی فکر و تہذیب میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ اس کے انداز تحریر، اسلوب تحریر اور معیار تحقیق سے مطمئن ہوں۔ اس مقالے کو ایم فل کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے پیش کرنے کی اجازت دیتی ہوں۔

نگران مقالہ

ڈاکٹر حمیرا احمد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب

فہرست مضامین

اظہار تشکر 4

فہرست مضامین 7

مقدمہ 12

اسلوب تحقیق: 14

باب اول 15

انسانی زندگی میں سیاست کی اہمیت اور اسلام کا تصور سیاست 15

فصل اول 16

سیاست کی تعریف انسانی زندگی میں سیاست کی اہمیت وارتقاء اور مفکرین کا نقطہ نظر 16

1-1۔ سیاست کی تعریف 17

1-1-2۔ سیاست کی ابتدا 18

1-1-3۔ سیاسیت کا ارتقاء 18

1-1-4۔ مختلف نقطہ نظر 20

1-1-4-1۔ ارسطو 21

1-1-4-2۔ علامہ ابن خلدون 21

1-1-4-3۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ 22

1-1-4-4۔ جان اسٹوارٹ مل 22

1-1-4-5۔ روسو 23

1-1-4-6۔ جان لاک 23

1-1-5۔ سیاسی کشمکش 23

فصل دوم 25

اسلام کا تصور سیاست ایک مطالعہ 25

1-2-1۔ اسلام اور سیاست 26

1-2-2۔ تھیو کریسی اور اسلام 28
1-2-3۔ مفکرین اسلام کی آراء 29
1-2-3-1۔امام ابو یوسفؒ 29
1-2-3-3۔ محمد ابن الطقطقیؒ 30
1-2-3-4۔علامہ ابن تیمیہؒ 30
1-2-3-5۔علامہ ماوردی شافعیؒ 30
1-2-3-6۔امام راغب اصفہانی 30
1-2-4۔ حکمران وقت کے فرائض اور اسلامی تعلیمات 31
1-2-5۔سیاست دورِ نبوی کے آئینہ میں 33
1-2-6۔ موجودہ دور کا سیاسی نظام 36
باب دوم 38
شاہ ولی اللہؒ اور سید مودودیؒ ایک تعارف اور ہم عصری سیاسی حالات و عملی جدوجہد 38
فصل اول 39
شاہ ولی اللہؒ ایک تعارف اور علمی کارنامے 39
2-1-1۔ شاہ ولی اللہؒ کے مختصر حالات زندگی 40
2-1-1-1۔ تعلیم و تربیت 41
2-1-1-2۔ شاہ ولی اللہ کی ولادت اور حالات عالم اسلام 41
2-1-2۔ شاہ ولی اللہؒ کا منہج 43
2-1-3۔ شاہ ولی اللہؒ کے علمی کارنامے 44
2-1-3-1۔ خدمت قرآن کریم 45
2-1-3-2۔ شاہ ولی اللہؒ کی خدمت حدیث 48
2-1-3-3۔ شاہ ولی اللہؒ کی خدمت فقہ 50
فصل دوم 53
سید مودودیؒ کی شخصیت ایک مطالعہ 53
2-2-1۔ سید مودودیؒ مختصر تعارف 54
2-2-1-2۔ خاندانی پس منظر 54
2-2-1-2۔ ولادت 56

2-2-1-3۔ابتدائی تعلیم : 56
2-2-2۔ تحریک خلافت 58
2-2-3۔ علمی کارنامے 59
2-2-3-1۔ تفہیم القرآن 60
2-2-4۔ سیاسی جدوجہد 61
2-2-5۔ لٹریچر کی طاقت 62
2-2-6۔ شاہ فیصل ایوارڈ 63
2-2-7۔ علالت اور رخصت 63

فصل سوم 65

شاہ ولی اللہ اور سید مودودیؒ کے ہم عصر سیاسی حالات اور عملی جدوجہد 65

2-3-1۔ شاہ ولی اللہ کے ہم عصر سیاسی حالات 66
2-3-1-1۔ ہندوستان کا مسلم معاشرہ 67
2-3-1-2۔ مخالف گروہ 68
2-3-1-3۔ مرہٹے 68
2-3-1-4۔ سکھ 70
2-3-2۔ مسلمانوں کی فکری و عملی صورتحال 70
2-3-3۔ فکر اصلاح احوال 71
2-3-4۔ شاہ ولی اللہؒ کے سیاسی روابط 72
2-3-5۔ سیاسی ڈھانچہ 73
2-3-6۔ شاہ ولی اللہؒ کی سیاسی تحریک 74
2-3-6-1۔ حجاز سے ہندوستان 74
2-3-6-2۔ قیام جماعت اور عملی سرگرمیاں 76
2-3-7۔ تحریک کا تجزیاتی جائزہ 77
8-3-1۔ سید مودودیؒ کے ہم عصر سیاسی حالات 78
2-3-8-1۔ پس منظر 79
2-3-8-2۔ سیاسی محرک 80
2-3-8-3۔ افکار کی نشرواشاعت 81

2-3-8-4۔ قیام جماعت اسلامی 82

2-3-8-5۔ تحریک عملی میدان میں 84

2-3-8-6۔جماعت اسلامی کا نصب العین 85

باب سوم 87

شاہ ولی اللہؒ اور مودودیؒ کے سیاسی افکار اور تحریکوں پر ان کے اثرات (ایک مطالعہ) 87

فصل اول 88

شاہ ولی اللہؒ کے سیاسی افکار اور اثرات ایک مطالعہ 88

3-1-1۔سیاسی افکار کا سیاسی پس منظر 89

3-1-2۔ شاہ ولی اللہؒ کا انداز فکر 91

3-1-2۔ شاہ ولی اللہؒ کا نظریہ ارتفاقات 91

3-1-2-1۔ نظریہ ارتفاقات کا خلاصہ 92

3-1-2-1۔ارتفاقات الہامی 93

3-1-2-2۔انقلابی سوچ 94

3-1-2-3۔ شاہ ولی اللہؒ کی فکر حکومت 95

3-1-3۔ شاہ ولی اللہؒ کے سیاسی اصول وضوابط 96

3-1-4۔نظام کی تبدیلی 97

فصل دوم 101

سید مودودیؒ کے سیاسی افکار اور اثرات ایک جائزہ 101

3-2-1۔سیاسی منظر نامہ 102

3-2-2۔اسلامی ریاست کا مقصد وجود 103

3-2-2-1۔خواتین اور سیاست 107

3-2-2-2۔ طلباء اور سیاست 109

3-2-3۔متضاد رویوں پہ شکوہ 111

3-2-4۔سید مودودیؒ کا تجویز کردہ لائحہ عمل 112

3-2-4-1۔سید مودودیؒ کا سیاسی نصب العین: 113

3-2-4-2۔انقلاب لانے کا طرزِ عمل 114

باب چہارم.. 115

شاہ ولی اللہؒ اور سید مودودیؒ کے سیاسی افکار کا تجزیاتی مطالعہ................................ 115

فصل اول.. 116

تعبیر دین و سیاسی ورثہ.. 116

4-1-1۔ تعبیر دین.. 117

4-1-2۔مادی اسباب.. 117

4-1-3۔ متعلقہ ادوار میں سیاسی حالات 118

4-1-4۔سیاسی ورثہ.. 118

فصل دوم 120

شاہ ولی اللہؒ اور سید مودودیؒ کے سیاسی افکار کا تجزیاتی مطالعہ 120

4-2-1۔سیاسی افکار کا تجزیاتی مطالعہ 121

4-2-2۔ عورت کی حکمرانی.. 125

4-2-3۔امت کا سیاسی زوال 126

4-2-3-1۔جہاد 128

4-2-4۔ شاہ ولی اللہ اور سید مودودی کے چند تقابلی پہلو 132

4-2-5۔اثرات و ثمرات 136

4-2-6۔ موجودہ سیاسی نظام 137

نتائج و سفارشات 138

مراجع و مصادر.. 140

رسائل.. 143

مقدمہ

موضوع کا تعارف

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان ایک معاشی حیوان ہونے کے ساتھ ساتھ ملکوتی عناصر کی آمیزش بھی رکھتا ہے اس پہ مستزاد یہ کہ وہ فطری طور پہ وحشت کے بجائے مانوسیت کی طرف مائل ہے اور معاشرت کا قائل ہے۔ معاشرت کا تصور اجتماعیت کے بغیر ناممکن ہے اور یہ مرحلہ کسی نظم وضبط کا متقاضی ہے جسے روبہ عمل میں لانے کے لیے ایک قیادت وسیادت درکار ہوتی ہے بس یہی داعیات سیاست کا محرکِ اول ہیں۔

آغاز آفرینش سے لے کر آج تک کرہ ارض پر سیاست کا انداز تو مختلف رہا ہے مگر ہر دور میں انسانیت اور ریاست کا نظام چلانے کے لیے سیاست ہی پیش پیش رہی ہے۔ اس سیاسی نظام کے لیے ہر دور میں علمِ سیاسیات عام رہا ہے کیونکہ سیاست کے معنی "شہری حکومت کا علم وفن" رکھتا ہے۔ جبکہ سیاست اپنے عمومی مفہوم کے اعتبار سے ان تمام فنون پر مشتمل ہوتا ہے جو انسانی معاشرے کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔ مگر تیرھویں صدی سے ارتقاء کرتے ہوئے لفظ سیاست اب صرف فنِ حکومت کے لیے استعمال ہونے لگا ہے۔ تو اس موضوع سیاست کو بہت سے افراد نے سیکھا، سمجھا، جدوجہد کی اس کی علمی اور عملی فیلڈ میں نہایت مضبوطی سے قدم گاڑے ہیں۔ تجزیہ نگاروں اور کالم نگاروں نے ان کی کامیابی وکامرانی اور تنقید واصلاحی پہلوؤں پر خوب خوب لکھا ہے اور ہماری چنیدہ شخصیات پر بھی بہت سے اہل قلم نے نہایت عمدہ طبع آزمائی کی ہے۔

اسی طرح مغربی مفکرین نے جہاں دور استبصار میں ہر حوالے سے علمی کاوشوں کو بروئے کار لایا اسی طرح سیاست بھی ان موضوعات میں سر فہرست رہی جس میں انہوں اپنے افکار کے ساتھ ساتھ ماضی کے سیاسی افکار کو بھی زیر بحث لایا ہے۔ اسلام اور مسلم مفکرین کے سیاسی افکار کو بھی اپنے علمی ورثے میں معتدبہ حصہ عنایت کیا ہے۔ اگرچہ ان دونوں افکار میں نہ صرف اختلاف ہے بلکہ بعد المشرقین ہے۔ ابن خلدون کے حوالے سے مغرب میں بہت سارا کام ہوا اور اصل مقدمہ ابن خلدون عمرانیت کی تاریخ کا وہ شاہکار ہے جس سے کوئی مستغنی نہیں۔

یہ دنیا اللہ رب العالمین کی تخلیق ہے، اس حقیقت کا ثبوت قرآن کریم اور صحف سماویہ ہی سے نہیں بلکہ فطرت انسانیہ، عقل سلیم، تاریخ انسانی، ماہرین آثار قدیمہ کے معلوم کردہ آثار، ماہرینِ علمِ نفسیات اور جدید ترین ایٹمی سائنس کی انکشافات سب کے سب خالق کائنات کی ہستی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

خداوند قدوس اپنی مخلوق کا مالک اور بادشاہ بھی ہے، اپنی مخلوق کا نظم نہ تو اس نے کسی جن وانس اور ملک کے سپرد کیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے، مختارِ کل اور مطلق العنان بادشاہ کی طرح کائنات کا نظم ونسق چلائے اور تصرفات کرے اور نہ "طبعیت" و "نیچر" کے حوالے کیا ہے کہ جیسے چاہے چلاتی رہے بلکہ سارا نظامِ کائنات خداہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

اس ذات اقدس نے اس کامل اور مقدس نظام کے اصول واحکام کا منبع اور سرچشمہ وحی اور رسالت کو بنایا ہے۔ رسول اور نبی، حاکم حقیقی کا مستند اور معتمد نمائندہ اور سفیر ہوتا ہے، ختم نبوت کے بعد اب اسلامی نظام اور تشریعی قوانین کا مأخذ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ ہے۔ ان دونوں مأخذوں میں زندگی کے ہر ایک شعبہ کے لیے اصول وضوابط اور احکام وہدایات موجود ہیں۔